

ہارورڈ میں جنوب ایشیائی مطالعات۔ پیش منظر

رابرٹ ای نیلسن

دس وڈ ویس کی تاریخی روایات سے مطمئن نہیں ہیں۔ حالیہ برسوں میں، اس روایت کے خلاف حراست نہ صرف بڑھی ہے بلکہ منظم بھی ہوئی ہے۔ خاص طور پر ہندوستانی امریکی طلبہ اس سے ہزار ہیں جنہوں نے "اقدام برائے جنوب ایشیائی مطالعات" نام کی ایک تحریک شروع کی ہے۔ اسی سال مارچ میں، تحریک کے دو لیڈروں نے ہارورڈ کرسن روزنامے میں

امریکی یونیورسٹیوں میں

جنوب ایشیائی پروگرام

- دی کینیڈین سائیکھالوجی اینڈ ایٹھ ایشیائی مطالعات ہارورڈ یونیورسٹی، مسافحہ سٹڈس
<http://www.fes.harvard.edu/~sanskrit/sastudies.html>
- ڈیپارٹمنٹ آف سائنسز اینڈ ایٹھ ایشیائی مطالعات ہارورڈ، مطالعات مسافحہ سٹڈس
<http://www.fes.harvard.edu/~sanskrit/index.html>
- ساؤتھ ایشیائی پروگرام، یونیورسٹی آف ٹیکساس، ڈی یو آر
<http://www.eraudi.comel.edu/SouthAsia/>
- ساؤتھ ایشیائی انسٹیٹیوٹ آف سٹڈس، یونیورسٹی آف کولمبیا، نیو یارک
<http://www.sipa.columbia.edu/REGIONAL/SA/>
- ایشیائی مطالعات پروگرام، انڈیانا یونیورسٹی، بلاؤنگٹن
<http://www.indiana.edu/~isip/>
- ایشیائی مطالعات سنٹر، میچیگن اسٹیٹ یونیورسٹی، ایسٹ لارینگ
<http://asianstudies.msu.edu/>
- ساؤتھ ایشیائی سنٹر، میرا کینڈیج یونیورسٹی، نیو یارک
<http://www.msoel.syr.edu/moynihan/programs/sac/>
- سنٹر فار ساؤتھ ایشیائی مطالعات، یونیورسٹی آف کیلی فورنیا، برکلی
<http://www.las.berkeley.edu/southasia/>
- ساؤتھ ایشیائی سٹڈس، یونیورسٹی آف ٹیکساس، اوہائیو
<http://southasia.uchicago.edu/>
- سنٹر فار ساؤتھ ایشیائی سٹڈس، یونیورسٹی آف میچیگن اسٹیٹ، این آر ای
<http://www.umich-cseas.org/>
- ڈیپارٹمنٹ آف ساؤتھ ایشیائی مطالعات، یونیورسٹی آف پنسلوانیا، ہالڈن ہاؤس
<http://www.southasia.upenn.edu/>
- سنٹر فار ایٹھ ایشیائی مطالعات، یونیورسٹی آف پنسلوانیا
<http://casl.sas.upenn.edu/>
- ایشیائی مطالعات، یونیورسٹی آف ٹیکساس، اسٹین
<http://asic.utexas.edu/asic/index.html>
- سنٹر فار ساؤتھ ایشیائی مطالعات، یونیورسٹی آف ویسٹمنسٹر، میڈن ہون
<http://www.southasia.wisc.edu/>
- کونسل آف ساؤتھ ایشیائی مطالعات، یونیورسٹی آف کینٹیکٹ
<http://www.yale.edu/sas/>

ہام مروجہ پر پختہ کی تک وہ میں معروف ایک خط "ایک عظیم یونیورسٹی کی توجہ کا تھی ہے۔" سرز کے خیال میں، اس خط کو نہ کرنے کے لئے ہارورڈ کو کھانا نہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے دہائی کیا کہ "جنوبی ایشیاء کے مطالعات کی اپنی استعداد میں اضافہ اور ترقی ہی آئندہ سالوں میں ہمارے بڑے بین الاقوامی امور اور ہماری علاقائی ترجیحات کی اساس ہوں گی۔" اصلاحات کے لئے آواز بلند کرتے ہوئے سرز نے جنوبی ایشیائی دو مہتری تنظیموں کو قریب چھینٹیں کیا جنہوں نے ہارورڈ پر اپنے لازوال نقوش ثبت کر دیے ہیں۔ ان میں سے ایک بحری تاریخ کی پروفیسر جانتا ہوں اور دوسرے، اقتصادیات کے میدان میں فوٹوش انعام یافتہ امرتہ سین ہیں۔ اپنی بیدار کن تقریر کے چند سالوں بعد سرز نے سن ۲۰۰۶ میں ہندوستان کا دورہ کیا۔ واپس ہونے کے بعد، اپنے حوصلہ افزا تجربات کی بنیاد پر انہوں نے ایک انتہائی دلورہ خیز تجویز پیش کی کہ "ہر امریکی کو اس ملک کا دورہ ضرور کرنا چاہئے جو آج سے دو دہائیوں بعد ہمارا اہم ترین حلیف ہوگا۔" یونیورسٹی اصلاح کے متعدد میدانوں میں سرز کی بے شمار خواہشات کی وجہ سے ہی انہیں گزشتہ سال جبری طور پر صدارت سے مستعفی ہونا پڑا۔ حال ہی میں یونیورسٹی کی قیادت، امریکی تاریخ کی ایک پروفیسر ڈیوٹی فوسٹ کو سونپی گئی ہے جو اظہار رجحان طلبہ کی ایک پر جوش تنظیم کے اس روز افزوں مطالعے کا سامنا کریں گی کہ جنوبی ایشیاء سے متعلق سرز کے مشن کی تکمیل کے لئے اسکول کے وسائل کی از سر نو تنظیم دہریت ہو۔ تاہم یہ بات ابھی یا یہ یقین کو نہیں پہنچی ہے کہ جنوبی ایشیائی کون ان فہرست ترجیحات میں مخصوص مقام حاصل ہوگا یا نہیں۔

تاریخی سرچشمہ اور جدید تقاضا

امریکہ کی قدیم ترین یونیورسٹی میں جنوب ایشیائی مطالعات کی ایک طویل روایت رہی ہے لیکن حال ہی میں اساتذات کی نسبتاً حدی فضا سے نکال کر اس کا دامن وسیع و عریض کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ اس موثر ادارے میں، ۱۸۶۴ میں، ایک لاطینی ماہر تو اجد جیمز بریڈ اسٹریٹ گریف نے سنسکرت کا پہلا درس دیا تھا۔ اس کے فوراً بعد، چارلس لین مین نے ہند۔ ایرانی زبانوں کے شعبے کی صدارت کی۔ قابل ذکر ہے کہ ۱۸۸۸ میں شائع شدہ لین مین کی سنسکرت ریڈر آج بھی سنسکرت کے ابتدائی دروس کی معیاری کتاب سمجھی جاتی ہے۔ ۱۹۰۲ کے آنے تک، ہارورڈ نے اس مضمون میں استقدر دلچسپی لی کہ اساتذات ہند کے لئے ایک علیحدہ شعبے کی بنیاد رکھ دی۔ سنسکرت اور ہندوستانی مطالعات کے جدید ترین شعبے کی راسخ بنیاد اس کی اساتذات اصل پر رکھی گئی۔ آج ہارورڈ میں کوئی طالب علم سنسکرت، پالی، ویدک، اردو، ہندی، تہذیب، تھائی، بنگالی، سندھی اور گجراتی کے کورسوں کا انتخاب کر سکتا ہے۔

تاہم آج کے اظہار رجحان، ہارورڈ میں جنوب ایشیائی اساتذات کی

امریکی معاشرے میں جنوب ایشیائی طلبہ اور پیشہ وران کی روز افزوں تعداد اور اثرات نے امریکہ کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو امریکہ کی جانب اور مواقع فراہم کئے ہیں تو دوسری جانب ان کے سامنے چنوتیاں بھی کھڑی کی ہیں۔ گزشتہ پانچ سالوں میں، کیمرج، میساچوسٹس میں واقع ہارورڈ، یونیورسٹی نے امریکی یونیورسٹیوں اور جنوب ایشیائی خطے میں وسیع تر اثرات رکھنے اور ان کی فضا ہموار کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ دریں اثنا، ہارورڈ میں جنوبی ایشیاء سے آنے والے طلبہ اور ہندوستانی امریکی طلبہ کی تعداد میں اچھا خاصہ اضافہ ہوا ہے جس کے سبب کسی ثقافتی یا بین الاقوامی گروپ کے مقابلے میں ان کی تعداد کیچس میں کافی زیادہ اور موثر ہے۔ مثال کے طور پر، جنوبی ایشیائی تنظیم "مٹھکھڑ" کے سالانہ چھل چھل شوکا شمار یونیورسٹی کے انتہائی مقبول و پربل عزیز فنکارانہ تقریبات میں ہوتا ہے۔ یہ چھل شوکا اپنی بیسویں سالگرہ منانا ہے۔ تاہم، یونیورسٹی انتظامیہ خود اپنے بلند دہانگ دہوں پر کھراڑنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ طلبہ، جنوبی ایشیاء سے متعلق سرگرمیوں کے لئے مزید وسائل مختص کئے جانے کا مطالبہ کرتے آئے ہیں۔ طلبہ کے اسی روز افزوں مطالبے نے یونیورسٹی کی رفتار کو تیز کر دیا ہے۔ جنوبی ایشیاء نے بلاشبہ ہارورڈ میں اپنا وجود منوالیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا لیٹا ہے ہارورڈ جنوبی ایشیائی کھانچے زلف گرہ کیے گا یا سیر ہٹانے کو تیار ہے؟

ایک عملی مشورہ

تقریباً ۲۰۰۳ میں ہارورڈ جنوبی ایشیائی کانفرنس میں اپنی ایک محرکۃ الآرا تقریر کے دوران یونیورسٹی کے اس وقت کے صدر لارنس سرز نے نہ صرف ہارورڈ بلکہ ملک کے طول و عرض میں واقع تمام یونیورسٹیوں سے سرگرم عمل ہونے کی ایک جڑا سندانہ اپیل کی تھی۔ انہوں نے مشاہدہ کیا تھا کہ "خواہ کوئی کرنے کے الامداد مواقع ہیں۔ ایک قوم کی حیثیت سے ہمیں مصروف رہنے کے جنوبی ایشیائی کو سمجھنے کی بڑی ضرورت ہے۔" انہوں نے کہا کہ



رابرٹ ای نیلسن

ساؤتھ ایشیائی اسٹڈیز

